قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 13 مئی 2022ء | 12 شوال 1443 ہجری قمری | 13 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:114

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَاۨ انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡهَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۲﴾

(الجمعہ: 10-12)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دار قطنی کتاب الجمعۃ باب من تجب علیہ الجمعۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے، پھر مینڈھا یعنی بھیڑ بکرا، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح، پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ یوم الجمعۃ)

فرمان خلیفہ وقت

دیکھیں جمعہ کے لئے جلدی آنے کی اہمیت کس طرح واضح فرمائی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض کام کرنے والے لوگ ایسے ہیں جن کو مجبوریاں ہوتی ہیں لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جس میں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ جمعہ پہ وقت پر جانا ہے۔ اکثر یہاں بہت سارے لوگ میرے سامنے مسجد کے اگلے حصے میں بیٹھے ہوتے ہیں، تقریباً نوے فیصد شاید وہی چہرے ہوتے ہیں اور آج بھی وہی ہیں۔ ان میں سے بعض کو میں جانتا ہوں وہ کام بھی کرتے ہیں اور عموماً یہاں اکثر لوگ اپنے کام کر رہے ہیں، کوئی ٹیکسی چلا رہا ہے کوئی دوسرے کام کر رہا ہے۔ تو یہ جلدی آنے والے بھی اور لیٹ آنے والے بھی اور نہ آنے والے بھی، ان کے کاموں کی نوعیت تقریباً ایک جیسی ہوتی ہے،

بقیہ صفحہ 5 پر

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

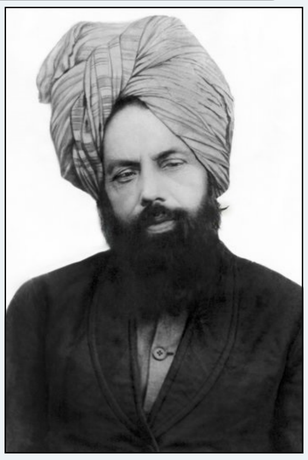

’’روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے۔ اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 287-288 ایڈیشن 2019ء)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- ارشادات نور
- کہکشاؤں کا وسیع نظام خدا تعالیٰ کی تخلیق کا شاہکار
- قرآن حکیم اور سائنسی انکشافات
- جامعہ احمدیہ جرمنی میں مقابلہ تقریر
- ٹیلی مواصلات کا ارتقاء
- جلسہ ہائے مسیح موعودؑ منعقدہ ویسٹرن ایریجن، کینیا

دربارِ خلافت

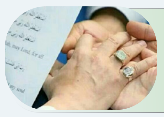

مذہبی فاؤنڈرز کے خلاف بولنے سے امن قائم نہیں ہوسکتا

جرمنی لجنہ کی ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا پھر بھی احمدیوں پر کیوں ظلم ہوتا ہے؟

پیارے حضور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے۔ اللہ کا سب سے پیارا نبی کون تھا؟‘‘ لجنہ ممبر نے جواب میں کہا کہ حضرت محمد ﷺ۔ پھر حضور نے اپنا جواب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ’’تو کیا مکہ میں آپ پہ تیرہ سال ظلم نہیں ہوتے رہے؟‘‘ لجنہ ممبر نے کہا کہ جی ہوتے رہے ہیں۔ تو حضورِ انور نے پھر فرمایا کہ ’’اسکے بعد جب مدینہ آئے تو وہاں بھی بہت ساری مشکلات کا ہی سامنا کرنا پڑا؟ پھر جب فتح مکہ ہوئی تو اسکے بعد بھی ظالموں نے حملہ کیا۔ اسکے بعد بھی جنگ ہوتی رہی۔ پھر منافقین بھی سر اٹھاتے رہے۔ پھر خلفائے راشدین آئے۔ انکے زمانے میں بھی ظلم ہوتے رہے۔ جہاں جہاں تھوڑے سے مسلمان ہوتے تھے ان پر بھی ظلم ہوتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کہتا ہے کہ میں لوگوں کو آزماتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ تمہارا ایمان کتنا مضبوط ہے۔ تمہارے پر جو ظلم ہوتا ہے، زیادتی ہوتی ہے اور تم پھر بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتے اور لوگوں سے نہیں ڈرتے اور صرف اللہ کا خوف رکھتے ہو دل میں، تو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں ریوارڈ reward دیتا ہے۔ یہ دنیا جو ہے، یہاں بھی دے دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ریوارڈ دیتا ہے۔ اب دیکھو تم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہو۔ تمہارے والدین پہ، ماں باپ پہ اگر ظلم ہوئے پاکستان میں تو وہاں سے آ گئے۔ وہاں اگر ظلم برداشت کر کے آئے اور اپنی دولت یا روپیہ لٹا کے آئے اور تم لوگوں کو نقصان پہنچایا گیا، کاروبار جلائے گئے، تو یہاں آ کے اللہ تعالیٰ نے اور بے شمار دے دیا، اس سے بڑھ کے دے دیا۔ ظلم کرنے والے ایک وزیر اعظم نے کہا کہ میں احمدیوں کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دوں گا۔ بھیک مانگیں گے۔ پیالہ لے کے لوگوں سے پیسے مانگا کریں گے احمدی، آجکل بڑے اکڑتے ہیں، ایسا ان کا حال کروں گا۔ وہ حال کیا ہوا؟ اس کو تو اللہ تعالیٰ نے مار دیا اور اسکے اپنے جرنیل نے ہی اس کو پھانسی پر لٹکا دیا اور احمدی جن کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانا تھا، آج دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت ترقی بھی کر رہی ہے اور اللہ کے فضل سے ہم ہر جگہ مسجدیں بھی بنا رہے ہیں۔ مشن بھی بنا رہے ہیں۔ تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ اور ذاتی طور پر بھی احمدی بہتر حالات میں ہو رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ آزماتا ہے دیکھنے کے لئے کہ تمہارے اندر کتنا ایمان ہے۔ تو ظالموں کو تو وہ ظلم کی سزا دے دیتا ہے ساتھ تم لوگوں کو بھی آزماتا ہے پھر دیکھتا ہے۔ پھر دنیا میں بھی جزا دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی جزاء دیتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ ہر نبی کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ ہر نبی پہ ظلم ہوا، ہر نبی کی جماعت پہ ظلم ہوا، لیکن اللہ تعالیٰ آخر میں انکو بچا لیتا ہے اور انکو کامیاب کرتا ہے۔‘‘

سوال۔ ایک لجنہ کی ممبر نے سوال کیا کہ میرا سوال ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے خلاف جو سکول کی کتابوں میں خاکے چھپے ہیں انکے خلاف ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جواب۔ حضور نے جواب دیا کہ۔ ’’تم ان کو بتاؤ کہ اس طرح اگر ایک دوسرے کے مذہب کے جو لیڈر ہیں یا جو مذہبی فاؤنڈرز ہیں کسی مذہب کے، یا نبی ہیں یا رسول ہیں، انکے خلاف اگر ہم بولیں گے تو اس طرح امن اور سلامتی قائم نہیں رہ سکتی، سکول میں یا معاشرے میں۔ بے شمار جگہ میں نے یہ لیکچر دئے ہوئے ہیں۔ اگر تم میری کتاب Pathway to Peace (امن کی راہ) پڑھو تو اس میں تمہیں بہت ساری باتیں پتہ لگ جائیں گی۔ اور تم میری کتاب پڑھ سکتی ہو۔ جرمن زبان میں بھی چھپی ہوئی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ جو خاکے چھاپے ہیں اس پر بھی میں نے خطبات دئے ہوئے تھے بہت سارے۔ اُن کو بھی پڑھو۔ کہ اس طرح امن نہیں قائم رہ سکتا دنیا میں۔ دنیا میں امن قائم رکھنا ہے تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی کسی کے ماں باپ کو برا کہے تو لڑائی ہو جائے گی ناں؟ تو آنحضرت ﷺ تو ہمیں اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ پیارے ہونے چاہئیں۔ اسی لئے ان سے کہو کہ دیکھو! میں اس طرح تم لوگوں کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ اس لئے امن قائم رکھنا ہے، آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہے، تو ہمیں عزت و احترام سے رہنا پڑے گا۔ اُن سے کہنا کہ ہم حضرت عیسیٰ کی عزت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کی عزت کرتے ہیں۔ ہم سارے نبیوں کی عزت کرتے ہیں۔ ہم سارے نبیوں کو مانتے ہیں۔ اور یہی ہمیں آنحضرت ﷺ نے سکھایا ہے تا کہ دنیا میں امن اور پیار قائم ہو۔ تم لوگ اگر ایسی باتیں کرو گے تو امن نہیں قائم رہ سکتا۔ اور ہمارے جذبات جو ہیں وہ ان کو تم ہرٹ hurt کر رہے ہو گے۔‘‘

(This Week with Huzoor مؤرخہ 25 فروری 2022ء مطبوعہ الفضل آن لائن 19/ مارچ 2022ء)

غزل

جانے کیا بات ہے وابستہ رُخِ یار کے ساتھ
شوقِ نظّارہ بڑھے اور بھی دیدار کے ساتھ

غیر تو غیر ہیں غیروں سے شکایت کیسی
گھر مرا لُوٹا ہے اپنوں نے بھی اغیار کے ساتھ

دلربا، دلنشیں، دلبر بھی کہے جاتے ہو جس کو
مکر و عیّاری بھی کی ہے اُسی دلدار کے ساتھ

اگلے وقتوں میں تھے انمول وفا کے گوہر
اب تو بکتے ہیں سرِ رہ زر و دینار کے ساتھ

آج بھی حق کے علمداروں کو حاصل ہے وہی
نصرتِ حق، تھی جو کل حیدرِ کرّار کے ساتھ

بادۂ اصل دکانوں سے منگانے والو!
ایسی صہبا کا تعلق نہیں بازار کے ساتھ

زہر کا جام پیا ہم نے، ہمی اہلِ صلیب
فخر نسبت ہے ہمیں اِس رسن و دار کے ساتھ

مت کرو عزمِ جفا ہم ہیں وہ سودائی عشق
پھوڑ خود لیتے ہیں سر تیشہ و دیوار کے ساتھ

کوئی سولی پہ چڑھا اور کوئی خاک ہوا
ہوتی آئی ہے یہ ہر پیکرِ پندار کے ساتھ

م م محمود

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

شمس و قمر کی گواہی

قسط 22

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا غلام، عکس، ظل، نائب، خلیفہ، شاگرد، فرزند، ولی ہونے کی سعادت حاصل ہونے پر فخر محسوس فرماتے ہیں۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
(درثمین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یہ ولایت کامل طور پر ظل نبوت ہے۔ خدا نے نبوت آنحضرت ﷺ کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں سو اس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں۔

1۔ خدا نے دعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت دیا۔ سو اس جگہ بھی بہت سی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دعا کا جو لیکھرام میں ثابت ہوا غور سے سوچو!!!

2۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔

3۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کے طور پر دکھلایا غرض فصاحت بلاغت کا ایک الٰہی نشان ہے اگر اس کو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعویٰ کے لئے یہ نشان ہے وہ اس نشان اور دوسرے نشانوں سے ثابت اور تم پر خدا کی حجت قائم ہے‘‘

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 162-163)

اس اقتباس میں نبوت کے اثبات کے لئے عطا ہونے والے نشانات میں سے دوسرے کو موضوع بناتے ہیں یعنی۔ خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔

چاند نے آنحضور ﷺ کی صداقت کی گواہی دو ٹکڑے ہو کر دی۔ غالباً ابھی آپؐ شعب ابی طالب میں تھے کہ کفار مکہ نے آپؐ سے کوئی نشان مانگا۔ آپؐ نے اپنی انگلی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا سب کی نظریں چاند کی طرف اٹھ گئیں سب کو ایسا لگا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس کو معجزہ شق القمر کہتے ہیں مگر اس کو دیکھ کر بھی انہوں نے حق کو نہ مانا اور کہنے لگے یہ تو جادو ہے۔ اس واقعہ کا ذکر سورہ القمر میں ہے

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ﴿۲﴾ وَ اِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَ یَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿۳﴾ وَ کَذَّبُوۡا وَ اتَّبَعُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ وَ کُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ ﴿۴﴾ وَ لَقَدۡ جَآءَہُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِیۡہِ مُزۡدَجَرٌ ﴿۵﴾ حِکۡمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ ﴿۶﴾ فَتَوَلَّ عَنۡہُمۡ ۘ یَوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیۡءٍ نُّکُرٍ (القمر: 2 تا 7)

ساعت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیشہ کی طرح کیا جانے والا جادو ہے۔ اور انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی (اور جلد بازی سے کام لیا) حالانکہ ہر امر (اپنے وقت پر) قرار پکڑنے والا ہوتا ہے۔ اور ان کے پاس کچھ خبریں پہنچ چکی تھیں جن میں سخت زجر و توبیخ تھی۔ کمال تک پہنچی ہوئی حکمت تھی۔ پھر بھی انذار کسی کام نہ آئے۔ پس اُن سے اعراض کر۔ (وہ دیکھ لیں گے) وہ دن جب بلانے والا ایک سخت ناپسندیدہ چیز کی طرف بلائے گا۔

آنکھوں سے معجزہ دیکھنے والے یہ تو نہ کہہ سکے کہ چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا یہ اعتراض کر دیا کہ یہ قوانین قدرت کے خلاف ہے۔ فی الحقیقت معجزے کی شان تو یہی ہے کہ اس میں کچھ انوکھا پن ہو معمول کی بات نہ ہو۔ پھر انسان آج تک علم ہیئت کے سارے پرت نہیں کھول سکا۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں لا محدود ہیں۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا نظارہ ایک کشفی نظارہ ہو سکتا ہے جس میں سب کو شریک کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کی صداقت کا گواہ بنایا۔ یا زمینی عوامل کو ایسے ترتیب دیا کہ ایک معجزہ ظہور میں آ جائے مثلاً کسی آتش فشاں کے پھٹنے سے بخارات کا اٹھنا یا کسی بگولے وغیرہ کا آسمان کی طرف بلند ہونا جس سے وقتی طور پر چاند دو حصوں میں بٹا ہوا نظر آیا۔

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں

’’غرض علوم جدیدہ کا سلسلہ منقطع ہوتا نظر نہیں آتا۔ شق القمر کے ایک تاریخی واقعہ سے کیوں اتنا نفرت یا تعجب کرو۔ گزشتہ دنوں میں تو جس کو کچھ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے ایک یورپین فلاسفر کو سورج کے ٹوٹنے کی ہی فکر پڑ گئی تھی۔ پھر شاید شگاف ہو کر مل گیا۔ فلاسفروں کو ابھی بہت کچھ سمجھنا اور معلوم کرنا باقی ہے۔ کے آدمی کے پیر شدی۔

ابھی تو نام خدا ہے غنچہ! صبا تو چھو بھی نہیں گئی ہے

یہ نہایت محقق صداقت ہے کہ ہر یک چیز اپنے اندر ایک ایسی خاصیت رکھتی ہے جس سے وہ خدائے تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی رہی۔ سو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواص اشیاء ختم نہیں ہو سکتے گو ہم ان پر اطلاع پائیں یا نہ پائیں۔ اگر ایک دانہ خشخاش کے خواص تحقیق کرنے کے لیے تمام فلاسفر اولین و آخرین قیامت تک اپنی دماغی قوتیں خرچ کریں تو کوئی عقلمند ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ وہ ان خواص پر احاطہ تام کر لیں۔ سو یہ خیال کہ اجرام علوی یا اجسام سفلی کے خواص جس قدر بذریعہ علم ہیئت یا طبعی دریافت ہو چکے ہیں اسی قدر پر ختم ہیں اس سے زیادہ کوئی بے سمجھی کی بات نہیں۔‘

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 93)

مکہ میں چاند سے بادشاہ بھی مراد لیا جاتا تھا اس نشان سے اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو یہ بھی بتا دیا کہ پرانی بادشاہتیں ختم ہو گئی ہیں سرداری صرف حضرت محمد ﷺ کی ہو گی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آئینہ میں صورتوں کا انعکاس

(عربی سے ترجمہ) ’’اس خدا کو تمام تعریف ہے جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا اور سرور کائنات کا ظل مجھے ٹھہرا دیا اور میرے نام کو

آنحضرت ﷺ کے نام سے مشابہ بنا دیا۔ اس طرح پر کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا تا میں اس کی بہت تعریف کر کے احمد کے نام کا مصداق بنوں اور میرے سبب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا تا وہ میری بہت تعریف کریں اور میں محمد کے نام کا مصداق بنوں پس میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کے دونوں ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہو جاتا ہے پس ہم اس نبی اُمّی پر درود اور سلام بھیجتے ہیں جس کے انوار نیک مردوں اور نیک عورتوں میں چمکتے ہیں اور اس کے نام کے ساتھ برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں‘‘

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 165)

جیسے آنحضور ﷺ کی صداقت کے لئے آسماں پر چاند نے گواہی دی اسی طرح حضرت اقدس علیہ السلام کے لئے بھی آسمان سے سورج چاند نے گواہی دی

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نشان کا تفصیل سے ذکر فرماتے ہیں کہ:

’’صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ۔ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اوّل رات میں ہو گا یعنی تیرھویں تاریخ میں۔

اورسورج کا گرہن اس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا۔صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔ اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ اُنہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے، اس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی‘‘

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202)

(حوالہ حدیث۔سنن الدارقطنی کتاب العیدین باب صفة صلوٰة الخسوف والکسوف وھیت ھما نمبر 1777مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

قرآن کریم کی سورۃ القیامہ میں اس نشان کا بیان

وَخَسَفَ الۡقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ (القیامہ:9-10)

اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

پس اے اہل اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دئے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہوگیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحِ جَآءَ الۡمَسِیۡح

نیز بِشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشان اَلۡوَقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔‘‘

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

اور ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

’’ہمارے لئے کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف خسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلّت۔ کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف خسوف ہو جائے اور بلاد عرب میں اس کا نام و نشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہوں گے اور اس میں اپنی ذلّت دیکھتے ہوں گے۔‘‘

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9صفحہ 33)

چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بڑا تعجب ہے کہ باوجودیکہ نشان پر نشان ظاہر ہوتے جاتے ہیں مگر پھر بھی مولویوں کو سچائی کے قبول کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کو شکست دیتا ہے اور وہ بہت ہی چاہتے ہیں کہ کسی قسم کی تائید الٰہی ان کی نسبت بھی ثابت ہو مگر بجائے تائید کے دن بدن ان کا خذلان اور ان کا نامراد ہونا ثابت ہوتا جاتا ہے۔مثلاً جن دنوں میں جنتریوں کے ذریعہ سے یہ مشہور ہوا تھا کہ حال کے رمضان میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگے گا اور لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ امام موعود کے ظہور کا نشان ہے تو اس وقت مولویوں کے دلوں میں یہ دھڑکہ شروع ہو گیا تھا کہ مہدی اور مسیح ہونے کا مدّعی تو یہی ایک شخص میدان میں کھڑا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اس کی طرف جھک جائیں۔تب اس نشان کے چھپانے کے لئے اوّل تو بعض نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس رمضان میں ہرگز کسوف خسوف نہیں ہوگا بلکہ اس وقت ہوگا کہ جب ان کے امام مہدی ظہور فرما ہوں گے۔ اور جب رمضان میں خسوف کسوف ہو چکا تو پھر یہ بہانہ پیش کیا کہ یہ کسوف خسوف حدیث کے لفظوں سے مطابق نہیں کیونکہ حدیث میں یہ ہے کہ چاند کو گرہن اوّل رات میں لگے گا اور سورج کو گرہن درمیان کی تاریخ میں لگے حالانکہ اس کسوف خسوف میں چاند کو گرہن تیرھویں رات میں لگا اور سورج کو گرہن اٹھائیس تاریخ کو لگا۔ اور جب ان کو سمجھایا گیا کہ حدیث میں مہینے کی پہلی تاریخ مراد نہیں اور پہلی تاریخ کے چاند کو قمر نہیں کہہ سکتے اس کا نام تو ہلال ہے اور حدیث میں قمر کا لفظ ہے نہ ہلال کا لفظ۔سو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ چاند کو اس پہلی رات میں گرہن لگے گا جو اُس کے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے۔ یعنی مہینہ کی تیرھویں رات۔ اور سورج کو درمیان کے دن میں گرہن لگے گا یعنی اٹھائیس تاریخ جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے۔ تب یہ نادان مولوی اس صحیح معنے کو سن کر بہت شرمندہ ہوئے اور پھر بڑی جانکاہی سے یہ دوسرا عذر بنایا کہ حدیث کے رجال میں سے ایک راوی اچھا آدمی نہیں ہے تب ان کو کہا گیا کہ جبکہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوگئی تو وہ جرح جس کی بناء شک پر ہے اس یقینی واقعے کے مقابل پر جو حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل ہے کچھ چیز ہی نہیں۔یعنی پیشگوئی کا پورا ہونا یہ گواہی دے رہا ہے کہ یہ صادق کا کلام ہے اور اب یہ کہنا کہ وہ صادق نہیں بلکہ کاذب ہے بدیہیات کے انکار کے حکم میں ہے اور ہمیشہ سے یہی اصول محدثین کا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شک یقین کو رفع نہیں کرسکتا۔ پیشگوئی کا اپنے مفہوم کے مطابق ایک مدعی مہدویت کے زمانے میں پوری ہو جانا اس بات پر یقینی گواہی ہے کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ بولا ہے۔لیکن یہ کہنا اس کی چال چلن میں ہمیں کلام ہے۔ یہ ایک شکّی امر ہے اور کبھی کاذب بھی سچ بولتا ہے ماسوا اس کے یہ پیشگوئی اور طُرق سے بھی ثابت ہے اور حنفیوں کے بعض اکابر نے بھی اس کو لکھا ہے تو پھر انکار شرط انصاف نہیں ہے بلکہ سراسر ہٹ دھرمی ہے۔ اور اس دندان شکن جواب کے بعد انہیں یہ کہنا پڑا کہ یہ حدیث تو صحیح ہے اور اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عنقریب امام موعود ظاہر ہو گا مگر یہ شخص امام موعود نہیں ہے بلکہ وہ اَور ہو گا جو بعد میں اس کے عنقریب ظاہر ہو گا۔ مگر یہ ان کا جواب بھی بودا اور باطل ثابت ہوا کیونکہ اگر کوئی اور امام ہوتا تو جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے وہ امام صدی کے سر پر آنا چاہئے تھا مگر صدی سے بھی پندرہ برس گزر گئے اور کوئی امام ان کا ظاہر نہ ہوا۔ اب ان لوگوں کی طرف سے آخری جواب یہ ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان کی کتابیں مت دیکھو۔ ان سے ملاپ مت رکھو۔ ان کی بات مت سنو کہ ان کی باتیں دلوں میں اثر کرتی ہیں۔ لیکن کس قدر عبرت کی جگہ ہے کہ آسمان بھی ان کے مخالف ہوگیا اور زمین کی حالت موجودہ بھی مخالف ہوگئی۔ یہ کس قدر ان کی ذلّت ہے کہ ایک طرف آسمان ان کے مخالف گواہی دے رہا ہے اور ایک طرف زمین صلیبی غلبے کی وجہ سے گواہی دے رہی ہے۔‘‘

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13صفحہ 507تا509)

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

مرسلہ: فائقہ بُشریٰ

ارشاداتِ نور

قسط 14 آخر

عبرت حاصل کرو

فرمایا۔ میں نے بہت سے شہروں میں سفر کیا۔ مگر وہاں کے علماء خاک میں مل گئے۔ لاہور کی شاہی سنہری مسجد مسلمانوں کی جاہ و جلال وعظمت کا پتہ دیتی ہے۔مگر اب کچھ نہیں خاک ہے۔ پری محل، رنگ محل، مبارک محل عبرت کے نمونے ہیں۔ بڑے بڑے شاہوں کے مقابر عبرت کے نشان ہیں۔ دہلی میں سینکڑوں کھنڈرات ہیں۔ بادشاہوں بیگموں کے مزار ہیں۔ ایسے ایسے امراء بھی ہیں جنہوں نے خاک بھی بادشاہ کی پرواہ نہیں کی۔ مگر دیکھئے اب ان کے نشان کہاں۔ خدا سے ڈرو دنیا چند روزہ ہے انسان کس بات پر گھمنڈ اور غرور کرتا ہے۔ دنیادار احمق ہوتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بغراخاں، خضر خاں کے واقعات دیکھو خدا نے جو کرنا تھا کر کے دکھا ہی دیا۔ بہت نشان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں مگر لوگ اندھوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 393-394)

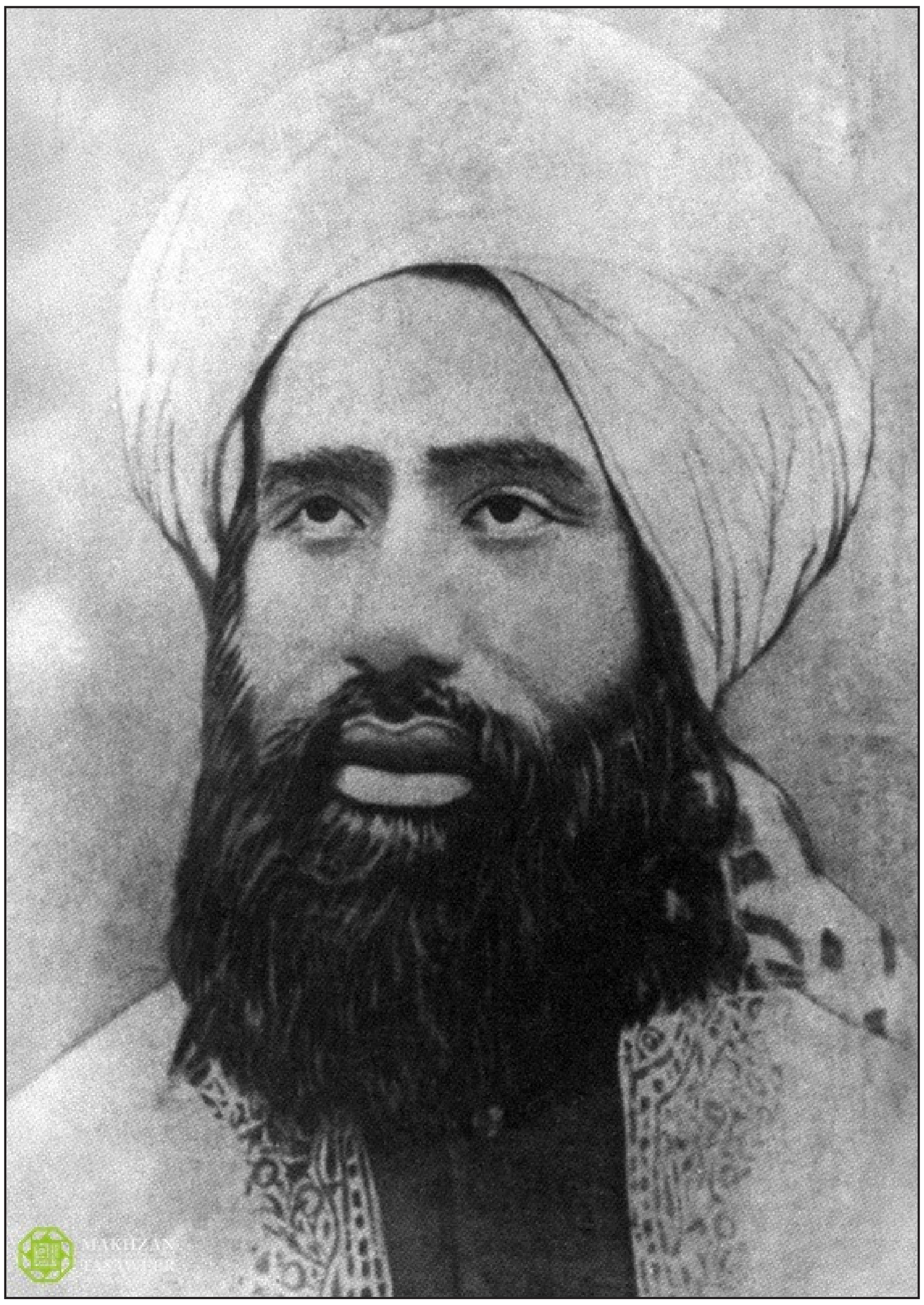

فضیلت علم پر عقلی دلیل

یہ تو اللہ تعالیٰ کی اپنی دی ہوئی دلائل فضیلت علم پر ہیں۔ ان کے سوا ایک عقلی دلیل میری سمجھ آئی اور پھر سچ پوچھو تو یہ عقلی دلیل بھی اسی کے فضل کا عطیہ ہے اور ان علوم سے پیدا ہوئی جو اس نے اپنے محض فضل سے عطا کئے۔ بہرحال وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا میں جس قدر چھوٹے چھوٹے کام ہیں جب ان کے ساتھ علمی رنگ آتا ہے اور علم کے تعلق سے ان کو کیا جاتا ہے تو وہ عظیم الشان ہو جاتے ہیں مثلاً چکّی پیسنا، کپڑا بُننا، دھونا، سینا، کپڑا کاٹنا، رنگ بنانا، حجامت کرنا، لوہاری کام، چمڑہ رنگنا، گاڑی چلانا، جوتا بنانا وغیرہ۔ ان میں سے ایک ایک کام پر نظر کرو جب یہ اپنی عام حالت میں کئے جاتے ہیں تو عام لوگ اس کو کوئی بڑا کام یا عزت کا کام نہیں سمجھتے مثلاً چکّی پیسنا یہ معمولی کام ہے لیکن جب اس کو انجن کے ذریعہ کیا جاوے اور علمی طاقت اس کے ساتھ ہو تو وہی چکّی پیسنے کا فعل جو معمولی اور ادنیٰ سمجھا جاتا تھا عظیم الشان سمجھا جاتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ فلاں صاحب بڑے معزز اور مقتدر ہیں۔ ان کے ہاں فلور مل چلتی ہے۔ گویا وہی آٹے پیسنے کی کَل موجب فخر ہوگئی۔ اسی طرح پر کپڑے بننے کا کام ایک ادنیٰ درجہ کا کام سمجھا گیا تھا لیکن جب علم نے اس کی سرپرستی کی اور مشینوں کے ذریعہ کپڑا تیار ہونے لگا تو یہی لوگ معزز و صاحب ثروت ہوگئے۔ اسی طرح کپڑے دھونے، سینے، اور کاٹنے کے کام ہیں۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا یا سنا کہ وہ صرف کپڑے کاٹتا تھا اور چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا تھا۔ ٹھیک کا کام نہایت حقیر سمجھا جاتا تھا لیکن آج دباغت کا فن اور موچی کا کام عجیب کام ہے اور چمڑے کی فیکٹریوں کے مالک بڑے آدمی ہیں۔ اسی طرح پر لوہے کا کام، ڈرائیوری وغیرہ۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 422-423)

علم کے لئے سفر ضروری ہے

پھر علم کے حصول کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ سفر کیا جاوے۔ میں اس پر بھی قرآن مجید ہی سے استدلال کرتا ہوں۔ چنانچہ فرمایا۔ فَلَوۡ لَا نَفَرَ مِنۡ کُلِّ فِرۡقَۃٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّهُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَ لِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا (التوبہ: 122) یعنی ہر جماعت میں سے کیوں چند لوگ سفر کے لیے نہیں نکلتے تا کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو بیدار کریں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 423)

جمع حدیث کے لیے امام بخاری کا سفر

امام بخاری نے تو حد ہی کر دی ہے۔ یہ بخارا کے رہنے والے تھے۔ جن دقتوں اور مشکلات میں انہوں نے جمع احادیث کے لیے سفر کئے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس فضل کے آدمی تھے۔ آج بخارا میں ہیں تو کل موصل، پرسوں مصر، اترسوں شام، بصرہ، کوفہ، مکہ، مدینہ۔ غرض اس وقت کی اسلامی دنیا کے تمام ان مرکزوں میں پھر نکلے ہیں جہاں وہ اپنے گوہر مقصود کا نشان پاتے تھے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں گن نہیں سکتا کہ وہ کتنی مرتبہ مدینہ میں آئے۔ غرض علم کی تحصیل کے لیے سفر کی بڑی ضرورت ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 424)

مہاجر

وہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نواہی کو چھوڑ دے۔

لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡهِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِهٖ کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرے۔

جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہارے نوکر تمہارا کام کریں اسی طرح تم اپنے آقا کا کام کرو۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہارے آقا تم کو مزدوری دیں اسی طرح تم اپنے ملازموں کو مزدوری دو۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہاری لڑکی کے ساتھ اس کے سسرال سلوک کریں ایسا ہی سلوک تم اپنی بی بی اور بہو سے کرو۔ غرض ہر امر میں اپنے دل سے فتویٰ لو۔ جو سلوک تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے ویسا ہی سلوک تم ان کے ساتھ کرو۔

انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 453)

فائدہ

نیک لوگوں کی مجلس میں چلے جانا بہرحال فائدہ مند ہے۔ کوئی بات سننے یا کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے ان کی مجلس میں جا بیٹھنا بھی فوائد کا موجب ہوتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 468)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

تو وقت پر نہ آنا صرف نفس کا بہانہ ہے۔ آخر جو وقت پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں، یہ بھی تو اپنے کام کا حرج کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمادے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہوگا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

(خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سید عمار احمد

خدا تعالیٰ کی تخلیق کا شاہکار

کہکشاؤں کا وسیع نظام

ہمارا نظام شمسی جس میں سورج سمیت زمین، چاند اور دوسرے سیارے موجود ہیں، یہ سب مل کر سورج کے گرد اپنے اپنے مدار میں چکر لگا رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم سب کے علم میں یہ بات ہے کہ ہمارا یہ نظام شمسی ایک کہکشاں کے اندر واقع ہے۔ اس کہکشاں کو Milky Way کہا جاتا ہے۔ نظام شمسی ہماری کہکشاں کے مرکز سے تقریباً 26،000 نوری سال پر واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہماری کہکشاں Milky Way تقریباً 2 لاکھ نوری سال کی دوری تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور یہ اتنی وسیع جگہ ہے کہ یہاں تک کہ اگر ہم روشنی کی رفتار سے سفر کریں تو ایک طرف سے دوسری طرف جانے میں 200،000 سال کا وقت لگے گا۔ نوری سال، لمبائی کی ایک اکائی ہے جو فلکیاتی فاصلوں کے اظہار کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ایک نوری سال تقریباً 9.46 ٹریلین کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔

کائنات میں کشش ثقل

نظام شمسی میں ایک نہ نظر آنی والی زبردست قوت جس کو کشش ثقل کہتے ہیں، موجود ہے۔ یہ کشش ثقل ہی تمام سیاروں کو سورج کے گرد گھومنے پر مجبور کرتی ہے۔ کائنات میں ہرطرف یہ قوت کارفرما ہے۔ نہ صرف نظام شمسی بلکہ کائنات میں اور دیگر نظام بھی آپس میں اسی کشش ثقل کی وجہ سے قائم ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾ (الرعد:3)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا اور سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کیا۔ ہر چیز ایک معین مدت تک کے لئے حرکت میں ہے۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے (اور) اپنے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرو۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ الرعد کے تعارف میں فرماتے ہیں: کائنات کے رازوں میں سے سب سے بنیادی بات جو یہاں پیش کی گئی

ہے وہ کشش ثقل (Gravity) کی حقیقت ہے۔ فرمایا کہ زمین و آسمان از خود اتفاقاً اپنے مدار پر قائم نہیں بلکہ تمام اجرام فلکی کے درمیان ایک ایسی پنہاں قوت کام کر رہی ہے جسے تم آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس قوت کے نتیجہ میں اپنے مدار پر قائم سارے اجرام فلکی گویا ستونوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ علم فلکیات کے ماہرین کشش ثقل کی یہی تعبیر کرتے ہیں۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 399)

کہکشاں اور اس کی مختلف اقسام

ایک کہکشاں ستاروں، گیس، دھول اور تاریک مادے کا ایک بہت بڑا نظام ہے جو کشش ثقل سے جڑا ہوا ہے۔ کہکشاؤں کو ان کی ظاہری خدوخال یا شکل کے مطابق ماہرین فلکیات نے تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا ہے یعنی Spiral، Elliptical اور Irregular میں تقسیم کیا ہے۔ یہ کہکشائیں مختلف سائز یا جسامت کی ہوتی ہیں۔

چھوٹی کہکشاں اپنی میزبان کہکشاں کے گرد گھومتی ہے

جیسے ہمارے اپنے نظام شمسی کے اندر موجود سیارے کشش ثقل کے ساتھ سورج کے پابند ہیں۔ نہ وہ ایک دوسرے کو پکڑ سکتے ہیں اور نہ ایک دوسرے سے آگے نکل سکتے ہیں بلکہ اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں۔ بلکل اسی طرح چھوٹی کہکشائیں ان کی میزبان کہکشاں کے پابند ہیں۔ ایک سیٹلائٹ کہکشاں Satellite Galaxy ایک چھوٹی سی ساتھی کہکشاں ہے جو اپنے سے زیادہ بڑے اور چمکدار میزبان کہکشاں کے گرد کشش ثقل کی وجہ سے مدار میں سفر کرتی ہے۔ زیادہ تر Satellite کہکشائیں Dwarf کہکشائیں کہلاتی ہیں۔ ہماری کہکشاں کے گرد تقریباً پچاس Satellite کہکشائیں چکر لگاتی ہیں، جن میں سے سب سے بڑی LMC(Large Magellanic Cloud) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اور دوسری Small Magellanic Cloud SMC ایک Dwarf کہکشاں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِکَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَکُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ (یٰس:41)

ترجمہ: سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کے نوٹ میں فرماتے ہیں: اور ایک معنی جو آجکل ماہرین فلکیات نے معلوم کیا ہے وہ یہ ہے کہ سورج اپنے سارے اجرام کے ساتھ ایک سمت میں حرکت کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ساری کائنات مجموعی طور پر حرکت کر رہی ہے ورنہ ایک سیارے کا دوسرے سے ٹکراؤ ہو جانا چاہئے تھا۔ باوجود اس کے کہ پوری کائنات متحرک ہے ان اجرام فلکی کے آپس کے فاصلے اتنے ہی رہتے ہیں۔ یہ ماہرین فلکیات کی تازہ ترین دریافتوں میں سے ہے جس سے ضمناً یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اور نامعلوم کائنات بھی ہے جس کی کشش کے ساتھ ہی یہ اس کی جانب متحرک ہے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 777)

اللہ تعالیٰ کی صفت اَلۡقَیُّوۡمُ

حضرت مصلح موعودؓ خالق کائنات کی صفت اَلۡقَیُّوۡمُ کے متعلق فرماتے ہیں:

اَلۡقَیُّوۡمُ کی صفت اجرام فلکی میں کشش ثقل کے وجود اور خوردبینی ذرات کے ایک دوسرے سے اتصال اور ایک دوسرے سے ادغام اور ایک دوسرے کے گرد گھومنے وغیرہ افعال پر لطیف رنگ میں اشارہ کرتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 578)

کائنات میں کہکشاؤں کے گروپس ہیں

Milky Way کے علاوہ کائنات میں اور بھی کہکشائیں موجود ہیں۔ کہکشاؤں کا مجموعہ جس میں تقریباً 50 آس پاس کی کہکشائیں شامل ہیں، کہکشاں کا ایک گروپ Galaxy Group کہلاتا ہے۔ ہماری کہکشاں Milky Way جس گروپ کے اندر موجود ہے اس کو Local Group کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ 1 کروڑ نوری سال کے فاصلے پر محیط ہے مطلب اس کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جانے میں 1 کروڑ نوری سال لگیں گے۔ لوکل گروپ میں تین بڑی کہکشائیں موجود ہیں جن کے نام Milky Way, Andromeda اور Triangulum ہیں اور باقی اکثر چھوٹی کہکشائیں جن کو Dwarf Galaxies کہتے ہیں۔ Dwarf Galaxy ایک چھوٹی کہکشاں ہوتی ہے جو کہ تقریباً 1000 سے کئی ارب ستاروں پر مشتمل ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ہماری کہکشاں Milky Way میں اندازاً 100 سے 400 ارب ستارے موجود ہیں۔ کہکشاؤں کو کشش ثقل کے سبب سے Clusters، Groups اور Superclusters میں منظم ہوتا دیکھا جا سکتا ہے۔

کہکشاؤں کے مختلف گروپس مل کر Clusters بناتے ہیں

کہکشاؤں کا جھرمٹ Cluster ایک ایسا ڈھانچہ ہے جو سینکڑوں

سے ہزاروں کہکشاؤں پر مشتمل ہوتا ہے جو کشش ثقل سے جڑا ہوتا ہے۔ کلسٹر کہکشاؤں کے بڑے خاندان ہیں جو کشش ثقل کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، جس میں کافی مادے ہوتے ہیں جو دور دراز کی کہکشاؤں کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔ایک کلسٹر میں 100 سے 1000 تک یا زیادہ کہکشائیں، ایکس رے خارج کرنے والی گرم گیس اور بڑی مقدار میں dark matter ہوتے ہیں۔ گلیکسی کلسٹر صاف ستھری شکلوں میں نہیں ہوتے ہیں اس لیے یہ طے کرنا مشکل ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں سے شروع ہوتے ہیں اور کہاں ختم ہوتے ہیں۔ نسبتاً قریبی کائنات میں قابل ذکر کہکشاں کلسٹروں میں Virgo Cluster، Fornax Cluster، Hercules Cluster اور Coma Cluster شامل ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی کئی کلسٹرز کائنات میں موجود ہیں۔

Virgo Cluster ہماری کہکشاں کے قریب ترین ایک بڑا کلسٹر ہے۔یہ تقریباً 1300اور ممکنہ طور پر 2000 تک ممبر کہکشاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ زمین سے اندازہ کے مطابق 6 کروڑ 52 لاکھ نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ کلسٹر تقریباً 1 کروڑ 50 لاکھ نوری سال تک پھیلا ہوا ہے۔ Fornax Cluster بھی ہماری کہکشاں کے قریب ترین کہکشاں کلسٹروں میں شامل ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس میں تقریباً 60 بڑی کہکشائیں ہیں، اور اتنی ہی تعداد میں Dwarf کہکشائیں بھی ہیں۔ Hercules Cluster تقریباً 300 کہکشاؤں کا کلسٹر ہے اس میں زیادہ تر Spiral ساخت والی کہکشائیں موجود ہیں۔ Coma Cluster تقریباً 10،000 تک کہکشاؤں پر مشتمل ہے اور تمام شکلوں اور سائز کی کہکشاؤں سے بھرا ہوا ہے۔

یہ کائنات ہر لحظہ وسعت پذیر ہے

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (الذریت: 48)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں بِاَيْىدٍ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بناتے ہوئے اس میں بے شمار فوائد رکھ دیئے ہیں اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرمادیا کہ اسے ہم وسیع تر کرتے چلے جائیں گے۔ اس کا یہ حصہ کہ ہم اسے مزید وسعتیں دیتے چلے جائیں گے ایک عظیم الشان اعجازی کلام ہے جو عرب کا ایک امی نبی اپنی طرف سے ہرگز بیان نہیں کرسکتا تھا۔ یہ امر سائنس دانوں نے جدید آلات کی مدد سے اب دریافت کیا ہے کہ یہ کائنات ہر لحظہ وسعت پذیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو ہر انسان کو یہ ایک جامد اور ٹھہری ہوئی کائنات دکھائی دیتی تھی۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 949)

کہکشاؤں کے Clusters مل کر Superclusters بناتے ہیں

بات یہاں ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ کائنات میں موجود کہکشاؤں کے Clusters مل کر Superclusters بناتے ہیں۔ یہ کائنات کے سب سے بڑے ڈھانچے ہیں۔ کائنات میں سپر کلسٹروں کی تعداد 1 کروڑ بتائی جاتی ہے۔ کہکشاؤں کے اتنے بڑے بڑے گروہوں کے بارے میں پڑھنے کے بعد ہم اس کائنات کی وسعت کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کہاں سے کہاں تک ہے۔ ہماری کہکشاں Milky Way جس سپر کلسٹر میں موجود ہے اسکا نام Virgo Supercluster ہے اور کم از کم 100 کہکشاں گروپ اور کلسٹر اس کے اندر واقع ہیں۔ اس کا سائز 11 کروڑ نوری سال ہے۔ Virgo Cluster بھی اسی میں شامل ہے۔

Pavo-Indus Supercluster، Virgo Supercluster، Southern Superlcuster، Hydra Supercluster اور Centaurus Supercluster سب مل کر ایک اور بڑا سپر کلسٹر بناتے ہیں اور اس کو Laniakea Supercluster کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ کلسٹر تقریباً 100،000 کہکشاؤں پر محیط ہے اور اس کا سائز 52 کروڑ نوری سال ہے۔ یہ سپر کلسٹر کائنات میں صرف ایک نقطہ کی طرح نظر آتا ہے کیونکہ اس طرح کے کئی اور بڑے مجموعے بھی موجود ہیں جو کہ خلا میں ایک جال کی طرح پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

کائنات کے کنارے پر واقع کہکشائیں بھی انسان پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ لقمان کے تعارف میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں جس نے زمین اور آسمان اور اس میں مخفی تمام طاقتوں کو انسان کی نشوونما کیلئے مسخر کردیا حتیٰ کہ کائنات کے کنارے پر واقع گلیکسیز (Galaxies) بھی انسان میں مخفی طاقتوں پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 710)

کائنات کے وسعت اور تخلیق میں انسانوں کیلئے بھاری نشان ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ کہہ کر بتایا کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں بڑا بھاری نشان تو ہے مگر اس سے فائدہ صرف مومن اٹھاتے ہیں دوسرے لوگ اتنا بڑا نشان دیکھنے کے باوجود کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے حالانکہ انسان اگر سوچے ہماری یہ زمین عالم شمسی کے مقابلہ میں بالکل ایسی ہی ہے جیسے ایک بڑے باغ میں کوئی مالٹا رکھا ہوا ہو۔مثلاً شالامار باغ میں کوئی مالٹا یا بیر پڑا ہو تو اس بیر یا مالٹے کی جو حیثیت شالامار کے مقابلہ میں ہے اس زمین کی عالم شمسی کے سامنے اتنی حیثیت بھی نہیں۔ پھر عالم شمسی یعنی سورج کے ساتھ جو سیارے وغیرہ ہیں ان کی حیثیت قطب ستارے کے نظام کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی ایک بیر کی حیثیت باغ کے مقابلہ میں۔ یا ایک مکھی کی حیثیت شہر کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ پھر قطب ستارے کے ساتھ جو دنیا ہے اس کی حیثیت معلومہ دنیا کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی ایک مکھی کی شہر کے مقابلہ میں۔ اگر انسان اس کا اندازہ لگانا شروع کردے کہ عالم خلق کے مقابلہ میں مکھی کی کیا حیثیت ہے اور پھر سوچے کہ عالم خلق کے مقابلہ میں انسان جو ایک خوردبینی ذرے کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ وہ اس کے مقابلہ میں ایک خوردبینی ذرے کے اربوں حصہ تو کیا اس کے اربویں حصہ کی حیثیت رکھتا ہے اس انسان کو پیدا کرنے کا خیال خدا تعالیٰ کو کیوں آیا۔ تو یقیناً اسے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا خیال آسکتا ہے اور وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی حیثیت کتنی کمزور ہے اور اس کا غرور کتنا احمقانہ ہے۔

(سورۃ العنکبوت تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 637-638)

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمتوں کے جو راز ہیں ان کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اگر تمام سمندر روشنائی اور تمام درخت قلم بن جائیں تو سمندر خشک اور قلم ختم ہوجائیں گے لیکن خالق کائنات کے اسرار بیان کرنے باقی رہے جائیں گے۔

ابن ایف آر بسمل

قرآن حکیم اور سائنسی انکشافات

از افاضات حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

قرآن حکیم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جو سائنسی انکشافات اخذ کئے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

کشش ثقل (Gravitational Force)

سورۃ رعد آیت 3

اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾

یعنی اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا اور سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کیا ہر چیز ایک معین مدت کے لئے حرکت میں ہے وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے اور اپنے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں ’’کائنات کے رازوں میں سے بنیادی بات جو یہاں پیش کی گئی ہے وہ کشش ثقل (Gravity) کی حقیقت ہے فرمایا کہ زمین و آسمان از خود اتفاقاً اپنے مدار پر قائم نہیں بلکہ تمام اجرام فلکی کے درمیان ایک ایسی پنہاں قوت کام کر رہی ہے جسے تم آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے اس قوت کے نتیجہ میں اپنے مدار پر قائم سارے اجرام فلکی گویا ستونوں پر اٹھائے ہوئے ہیں علم فلکیات کے ماہرین کشش ثقل کی یہی تعبیر کرتے ہیں (تعارفی نوٹ سورۃ رعد)

کشش ثقل کی دریافت ایک سائنس دان سر آئزک نیوٹن نے 1665ء یا 1666ء میں کی جب اس نے ایک سیب کو زمین پر گرتے دیکھا نیوٹن نے ثابت کیا کہ یہی قوت ثقل جو سیب کو زمین کی طرف کھینچ کر رہی ہے یہی قوت چاند اور ستاروں سیاروں کو اپنے مدار میں رکھتی ہے نیوٹن کا قوت ثقل دریافت کرنا سائنس کی دنیا میں بہت بڑا کارنامہ ہے دراصل کائنات میں چار بنیادی قوتیں کارفرما ہیں جن میں قوت ثقل کو اولیت حاصل ہے

1 - قوت ثقل Gravitational Force

2 - کمزور نیوکلئر قوت Weak Nuclear Force

3 - الیکٹرومیگنیٹک فورس Electromagnetic Force

4 - سٹرانگ نیوکلئر قوت Strong Nuclear Force

ڈاکٹر عبدالسلام نے ویک نیوکلئر فورس اور الیکٹرومیگنیٹک فورس کو یکجا کر کے سٹینڈرڈ ماڈل کی بنیاد رکھ دی ہے یہ اس دور کا بہت بڑا کارنامہ ہے جس کی بنیاد پر ڈاکٹر عبدالسلام سمیت تین سائنسدانوں کو 1979ء میں فزکس کا نوبیل انعام ملا تھا۔‘‘

ہر چیز کے جوڑے - مادہ اور ضد مادہ
(Matter اور Anti Matter)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قرآن کریم سے ہر چیز کے جوڑوں کا مضمون بڑی حکمت و دانائی سے اخذ کیا ہے

وَمِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ (الذریت: 50)

اور ہر چیز میں سے ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا تا کہ تم نصیحت پکڑو

’’.. فرمایا گیا کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے عرب اتنا تو جانتے تھے کہ کھجور کے جوڑے ہوتے ہیں مگر دیگر درختوں اور پھلوں کے متعلق ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بھی جوڑے جوڑے ہیں پس یہ ایک نیا مضمون بیان فرمادیا گیا جس کو آج کے سائنس دانوں نے اس گہرائی سے سمجھ لیا ہے کہ ان کے بیان کے مطابق صرف ہر زندہ نباتات کے جوڑے نہیں بلکہ مالیکیولز اور ایٹمز میں بھی جوڑے ملتے ہیں مادہ Matter کے مقابل پر ضد مادہ Anti matter کا بھی جوڑا ہے گویا اگر ساری کائنات کو سمیٹ دیا جائے تو اس کا مثبت مادہ اس کے منفی مادہ سے مل کر کالعدم ہو جائے اور عدم سے وجود کا فلسفہ بھی ان آیات میں مضمر معانی سے حل ہو جاتا ہے (تشریحی نوٹ سورہ الرعد) آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز کے بھی سب اٹامک ذرات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا سمجھنا لازم ہے۔‘‘

مادہ اور ایٹمز اور سب اٹامک ذرات کے جوڑے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سورۃ یاسین آیت 37 سے استنباط کر کے ثابت کیا ہے کہ مادہ matter اور ضد مادہ Anti matters کے علاوہ ایٹمز کے بھی اور sub atomic ذرات کے جوڑے بھی ہوتے ہیں

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ (یٰسٓ: 37)

یعنی پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اس میں سے بھی جو زمین اگاتی ہے اور خود ان کے نفوس میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے

اس سورۃ کے تعارفی نوٹس میں فرمایا

’’نزول قرآن کے زمانہ میں تو عربوں کے نزدیک نر اور مادہ کی صورت میں صرف کھجوروں کے جوڑے ہوا کرتے تھے اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر قسم کے پھلوں کے پودوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے بلکہ آیت نمبر 37 یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز کے بھی اور سب اٹامک ذرات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے

ہماری کائنات کی تخلیق Big Bang کے ذریعے سے ہوئی اور سائنس دانوں کے مطابق ہماری کائنات مادہ Mass اور انرجی Energy سے بنی ہے

مادہ Matter ہر اس چیز کا نام ہے جس میں Inertia ہے اور وہ جگہ گھیرتی ہے اس کی معروف مثال الیکٹرون، اور پروٹان اور نیوٹران کی ہے

ضد مادہ Anti Matter وہی عام مادہ ہے سوائے اس کے کہ اس کا متضاد الیکٹرک چارج ہوتا ہے مثلاً الیکٹرون جس کا منفی چارج ہے کا ضد مادہ Positron ہے positron پارٹیکل کا mass الیکٹرون کے برابر ہی ہوتا ہے لیکن اس کا چارج مثبت ہے

انٹی میٹر Anti Matter بگ بینگ Big Bang کے ساتھ ہی معرض وجود میں آ گیا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ کائنات میں بہت rare ہے اس گتھی کو سلجھانے کے لئے سائنسدانوں نے CERN (The European Organization for Nuclear Research) جنیوا میں تجرباتی طور پر اس پر کام شروع کیا ہوا ہے امر واقعہ یہ ہے کہ مادہ اور ضد مادہ ہمیشہ pair جوڑے کی شکل میں پیدا ہوتا ہے اور جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو مادہ فنا ہو جاتا ہے اور باقی صرف انرجی بچتی ہے مادہ اور ضد مادہ کی برابر اور متضاد چارج کے ساتھ پیدائش کائنات میں تحفظ چارج کے لئے ضروری ہے اس سلسلے میں دو سائنسدانوں کے نام بڑے نمایاں ہیں ایک برٹش فزکس کے سائنسدان

(Paul Adrein Maurice Dirac 1902 - 1984)

انہوں نے 1928 میں positron کی پیشگوئی کی تھی اور ایک امریکن فزکس کے سائنسدان

(Carl David Anderson (1905 - 1991)

نے کاسمک شعاع cosmic radiation میں اس کو discover کیا تھا Proton اور Anti proton کے آپس میں مل کر فنا ہونے کا تجربہ Lawrence Berkeley لیبارٹری کیلیفورنیا میں ہوا تھا یہ دونوں سائنسدان Dirac اور Anderson فزکس کے نوبیل انعام یافتہ ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ بگ بینگ کے وقت جب برابر مقدار میں مادہ اور ضد مادہ پیدا ہو کر ایک دوسرے سے ٹکرانے سے فنا ہوتا رہا تو بلین میں سے ایک حصہ مادہ کا تباہ ہونے سے بچ گیا اس لئے دنیا کی ہر چیز میں مادہ نظر آتا ہے اور ضد مادہ کا وجود نظر نہیں آتا غالباً بگ بینگ کے ابتداء میں کوئی نامعلوم mechanism کارفرما تھی جس سے گردش میٹر اور انٹی میٹر فنا ہوتے رہے لیکن موجودہ کائنات کا میٹر (مادہ) بچ گیا فزکس کے سائنس دان اب اس کھوج میں ہیں کہ وہ معلوم کریں کہ وہ کیا لطیف فرق ہے جو matter اور antimatter کے behavior میں ہے کیونکہ دونوں پر ایک جیسے قوانین قدرت لاگو نہیں ہوتے اس لئے وہ ہائی انرجی پروٹون تصادم کا سرن لارج ہارڈن کولائیڈر Large Hardon Collider at CERN میں ریسرچ کر رہے ہیں تا کہ ہماری matter filled کائنات کی وضاحت سامنے آجائے پس اللہ تعالیٰ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے سب تعریف اسی کی ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی بھی اسی کی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے جو لوگ تخلیق کائنات پر غور کرتے رہتے ہیں ان کے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے کہ اے ہمارے رب تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حامد اقبال۔شعبہ تاریخ جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی میں مقابلہ تقریر

بزبان جرمن، انگریزی، عربی اور اردو

خدا کے فضل سے ماہ مارچ کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی میں مجلس علمی کے تحت مقابلہ تقریر بزبان جرمن، انگریزی، عربی اور اردو منعقد ہوا۔ تقاریر کے لئے منتخب عناوین کا اعلان مقابلہ سے پہلے کر دیا گیا تھا تا کہ طلباء بھرپور تیاری کرسکیں۔تقریر کے لئے ہر مقرر کے لئے کم سے کم 3منٹ اور زیادہ سے زیادہ 5 منٹ کا وقت مقرر تھا۔ ان مقابلہ جات کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

مقابلہ تقریر بزبان جرمن

مؤرخہ 09 مارچ 2022 ء کو مقابلہ تقریر بزبان جرمن منعقد ہوا۔ مقابلہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ثمر بٹ نے کی۔ بعد ازاں عزیزم عدنان احمد بٹ نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔

جرمن تقریر کے لئے درج ذیل عناوین تھے۔ (ترجمہ)

1. ’’قرآن جوہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں‘‘
2. احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟
3. خلافت، ایک روحانی نظام
4. خدمت انسانیت

اس مقابلہ تقریر میں 14 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے منصفین کے فرائض مکرم طارق احمد ظفر صاحب اور مکرم شعیب عمر صاحب نے ادا کئے۔ مقابلہ کے اختتام پر مکرم طارق احمد ظفر صاحب، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کا اعلان کیا۔ آج کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن عزیزم عدنان احمد گل، درجہ خامسہ نے حاصل کی، دوسری پوزیشن عزیزم فیاض احمد، درجہ ثالثہ نے اور تیسری پوزیشن عزیزم سفیر احمد بٹ، درجہ شاہد نے حاصل کی۔ مقابلہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

مقابلہ تقریر بزبان انگریزی

مؤرخہ 16 مارچ 2022 ء کو مقابلہ تقریر بزبان انگریزی منعقد ہوا۔ مقابلہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے عزیزم کبیر ظہیر سنوری نے کیا۔ بعد ازاں عزیزم فیاض احمد نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔

تقریر کے لئے درج ذیل عناوین دیے گئے تھے۔

1. Khilafat-AShield against Evils.
2. The Love of the Promised Messiah (as) for His Master Hadhrat Muhammad (saw)
3. The Propagation of Islam and Responsibilities of each Ahmadi.
4. Ahmadiyyat- the Only Hope for the World Peace

اس مقابلہ تقریر میں 15 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے منصفین کے فرائض مکرم محمد احسن سعید، مکرم طلعت حفیظ اور مکرم نوید الظفر نے ادا کئے۔ مقابلہ کے اختتام پر مکرم محمد احسن، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے ناموں کا اعلان کیا۔ آج کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن عزیزم یونس یوسف، درجہ اولیٰ نے حاصل کی، دوسری پوزیشن دو طلبہ عزیزم عدنان احمد گل، درجہ خامسہ اور عزیزم فیاض احمد، درجہ ثالثہ نے اور تیسری پوزیشن عزیزم سفیر احمد بٹ، درجہ شاہد نے حاصل کی۔ مقابلہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

مقابلہ تقریر بزبان عربی

مؤرخہ 22 مارچ 2022 ء کو مقابلہ تقریر بزبان عربی منعقد ہوا۔ مقابلہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم چوہدری نعمان احمد سوہل نے کی۔ بعد ازاں عزیزم عدنان احمد بٹ نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔

تقریر کے لئے درج ذیل عناوین مقرر گئے تھے۔

1. رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ مُعَلِّمُ الْاَخْلَاقِ
2. اَلْقُرْاٰنُ كِيْسُ الْجَوَاهِرِ
3. اَلْخِلَافَۃُ الْاَحْمَدِیَّۃُ وَسَلَامُ الْعَالَمِ
4. لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

اس مقابلہ تقریر میں 12 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے منصفین کے فرائض مکرم حفیظ اللہ بھروانہ اور مکرم سرفراز احمد نے ادا کئے۔ مقابلہ کے اختتام پر مکرم حفیظ اللہ بھروانہ، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے ناموں کا اعلان کیا۔ آج کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن عزیزم یونس یوسف، درجہ اولیٰ نے حاصل کی، دوسری پوزیشن عزیزم مبارز احمد بھٹی، درجہ رابعہ نے اور تیسری پوزیشن عزیزم عدنان احمد گل، درجہ خامسہ نے حاصل کی۔ مقابلہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

مقابلہ تقریر بزبان اردو

مؤرخہ 30 مارچ 2022ء کو مقابلہ تقریر بزبان اردو منعقد ہوا۔ مقابلہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ثمر بٹ نے کی۔ بعد ازاں عزیزم رضوان اللہ سندھو نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔

تقریر کے لئے دیئے گئے عناوین درج ذیل تھے۔

1. آنحضور ﷺ بطور مربی اعظم
2. حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: امن کے سفیر
3. عصر حاضر کے مسائل کا واحد حل: اسلام
4. حقیقی واقف زندگی کے اوصاف

اس مقابلہ تقریر میں 15 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے منصفین کے فرائض مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم نوید الظفر صاحب اور مکرم انتصار احمد صاحب نے ادا کئے۔

مقابلہ کے اختتام پر مکرم طاہر احمد، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے ناموں کا اعلان کیا۔ آج کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن عزیزم برہان الدین فیضان، درجہ ثالثہ نے حاصل کی، دوسری پوزیشن عزیزم فیاض احمد، درجہ ثالثہ اور تیسری پوزیشن عزیزم رضوان اللہ سندھو، درجہ رابعہ نے حاصل کی۔ مقابلہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

(مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر کرنے والا ہوں اور تیرا بکثرت ذکر کرنے والا ہوں۔ اور تیری نصیحت کی پیروی کرنے والا ہوں۔ اور تیری وصیت کو یاد کرنے والا ہوں۔

یہ ہمارے سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی خوبصورت دُعا ہے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اس دُعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر اعلیٰ اخلاق کا ایک وصف شکر گزاری ہے۔ اس وصف کے اعلیٰ معیار کا ہمارے آقا و متاع کا نمونہ اور اسوہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت اس بات کی تلاش رہتی تھی کہ کس طرح شکر گذار بنیں۔ خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ بنیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے اس مقصد کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! تو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنا دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ’’اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیری وصیت کو یاد کرنے والا ہوں‘‘

کیا ہی عاجزی کا مقام ہے!!! دنیا کا سب سے زیادہ شکر گزار یہ دُعا کر رہا ہے کہ میں دنیا کا سب سے زیادہ شکر گزار بنوں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھ کر کھا رہے تھے اور فرماتے تھے یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔ اور اس پر شکر گزاری فرما رہے تھے۔ اکثر یہ ہوتا کہ سرکے سے یا پانی سے ہی روٹی تناول فرماتے اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہوتے۔

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 3 اگست 2019ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

مدثر ظفر

ٹیلی مواصلات کا ارتقاء

انیسویں صدی ظہور امام مہدی اور مادی ایجادات کی صدی

انیسویں صدی کو اگر ایجادات کی صدی کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔ نہ یہ محض اتفاق ہے کہ آج ہوائی جہاز سے لے کر موٹر کاروں، ریل گاڑیوں، فوٹو گرافی، سلائی مشین، گیس لائٹر اور ٹیلی مواصلات کے ذرائع سمیت طبی میدان میں ایجادات و دریافت کی ایک طویل فہرست ہے جو اس صدی میں ہوئیں۔ اسے ہم اتفاق کہہ سکتے تھے اگر اس زمانے کے مصلح کی آمد کی پیش گوئیوں میں ان مادی ایجادات کا صراحت سے ذکر نہ ہوتا۔ اس سے نہ صرف امام مہدی کے ظہور کے زمانے کا تعین ہوتا ہے بلکہ یہ اس وجود کے روحانی اور مادی فیض رساں ہونے کا بھی اشارہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ نیز اس کے زمانے میں ان اشیاء کا ایجاد ہونا ایک بہت بڑا امتیازی نشان ہے اور اس بات کا متقاضی تھا کہ ان کی مدد سے وہ خدائی فرستادہ اور اس کے پیروکار دنیا کے کونے کونے تک پہنچ کر خدا کا پیغام خلق خدا تک پہنچائیں۔

ٹیلی مواصلات کی ایجاد نے دور دراز علاقوں تک پیغام رسانی کو انتہائی کم وقت میں پہنچانا ممکن بنایا۔ یہاں تک پہنچنے میں انسان نے لاکھوں سال کی مسافت طے کی ہے اور ان گنت تجربات کیے ہیں۔ آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نے قریب 50 ہزار سال قبل آپس میں بات چیت کے لیے زبان کا استعمال کرنا شروع کیا۔ اس سے قبل اشاروں یا غوں غاں اور حرکات و سکنات سے اپنا مدعا بیان کیا جاتا تھا۔ تب انسان غاروں میں بود و باش رکھتے تھے اور دن بھر کے کام سے فارغ ہو کر رات کے وقت آگ دہکاتے اور الاؤ کے ارد گرد بیٹھ کر اپنی دن بھر کی مصروفیات اور اپنے تجربات بیان کرتے۔ غاروں میں رہنے والے ان لوگوں کو جب یہ خیال آیا کہ اپنے حالات کا ریکارڈ رکھنا چاہیے تو انہوں نے غاروں کی دیواروں پر نقش و نگار بنانا شروع کیے۔ کئی غاروں میں ابھی بھی وہ نقش و نگار عمدہ حالت میں ملتے ہیں جن سے ان کے حالات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ غاروں میں بود و باش تک مواصلات کی ضرورت نہ تھی تاوقتیکہ جب حضرت انسان نے غاروں سے نکل کر نئے علاقے دریافت کیے اور دنیا میں پھیلنا شروع ہوئے تو ایک دوسرے سے رابطے کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ طویل فاصلہ تک پیغام رسانی کے لیے سب سے پہلے Smoke Signal یعنی دھوئیں کا استعمال کیا گیا۔ دھوئیں کے ذریعے پیغام رسانی کا استعمال سب سے پہلے شمالی امریکہ میں ہوا جہاں ہر قبیلے کا Smoke Signal دینے کا اپنا الگ الگ طریقہ تھا۔ پہاڑ کی چوٹی یا بڑے درخت سے دھوئیں کا سگنل دیا جاتا تھا۔ پہاڑ کی چوٹی سے دھوئیں کا سگنل دینے کا مطلب تھا کہ

خطرہ زیادہ ہے۔ دیوار چین کی چوکیوں پر موجود سپاہی بھی ایک دوسرے کو آگاہ کرنے کے لیے دھوئیں کے سگنل کا استعمال کیا کرتے تھے۔ چوکی در چوکی مسلسل اسی طرح سگنل دیا جاتا تھا جو ماضی میں رابطہ کا تیز ترین ذریعہ تھا جس کی مدد سے 750 میل تک پیغام صرف چند گھنٹوں میں پہنچ جایا کرتا تھا۔

کبوتروں کے ذریعے پیغام رسانی

تیز ترین رابطے میں کبوتروں کا استعمال زیادہ پرانی بات نہیں ہے۔ کبوتروں کا شمار ان پرندوں میں ہوتا ہے جنہیں آسانی سے سدھایا جا سکتا ہے۔ ان میں سیکھنے کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ اپنی شاندار یادداشت کی بدولت کبوتر گھروں میں تفریق کر سکتے ہیں اور علاقوں اور سمت کو بخوبی پہچاننے کی قدرت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ کہ طویل فاصلہ تک تیز ترین رابطوں میں کبوتروں نے تاریخی خدمات فراہم کی ہیں۔ ماضی میں کبوتروں کو رابطے کے لیے استعمال کرنے والوں میں اہل فارس، رومن، اہل یونان اور مغل پیش پیش رہے ہیں۔ انیس ویں صدی عیسوی میں کبوتروں سے ایک شہر سے دوسرے شہر تک تجارتی مال کی رسیدات کا تبادلہ بھی کیا جاتا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران چیرمی نامی کبوتر کو فرانسیسی اعلیٰ فوجی اعزاز ”فرینچ وار کراس“ سے بھی نوازا گیا۔ کبوتروں کے ساتھ کوؤں کو بھی طویل فاصلہ تک رابطوں کا وسیلہ بنایا گیا۔

PONY EXPRESS

پرانے وقتوں میں بادشاہ اپنے ملازمین کے ذریعے بھی پیغام رسانی کا کام لیتے تھے جسے Pony Express کہا جاتا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی سروس تھی جس کے ذریعے زبانی پیغامات، خطوط، اخبارات اور چھوٹے پارسل وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھجوائے جاتے تھے۔ شہروں کے درمیان مخصوص فاصلہ پر ہارس اسٹیشن بنے ہوتے تھے۔ ایک سوار شہر سے روانہ ہو کر جب اس اسٹیشن پر پہنچتا تو تازہ دم گھوڑا اور سوار وہاں سے آگے ان تمام اشیاء کی ترسیلات کے لیے موجود ہوتے۔ اسی طرح اسٹیشن در اسٹیشن تیز اور نسبتاً محفوظ مواصلات کا نظام رائج تھا۔ اس نظام کو پہلی کورئیر سروس ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مواصلات کا یہ نظام انیس ویں صدی کے دوران ایسٹ کوسٹ سے ویسٹ کوسٹ آف امریکہ کے درمیان رابطے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

SEMAPHORE FLAGE

سیما فور فلیگ مواصلات کی اصطلاح میں ایک ٹیلی گرافی نظام تھا جس میں مخصوص فاصلے پر موجود خدمت گار اپنے ہاتھوں میں جھنڈے لیے ہوئے ہوتے تھے۔ ان جھنڈوں کو لہرانے کے مخصوص انداز سے مختلف پیغام پہنچائے جاتے تھے۔

TELEGRAPH

ٹیلی گراف مواصلات کے نظام میں اس وقت ایک انقلابی ایجاد تھی۔ یہ سموک سگنل اور سیما فور فلیگ جیسے ذرائع مواصلات سے مختلف نظام تھا لیکن بجلی کی بدولت الیکٹرو ٹیلی گرافی کا جنم ہوا جس نے پیغام رسانی کو نئی جہت عطاء کی۔ چند دھائیاں قبل پیغام رسانی کے لیے ٹیلی گرافی ایک بہت زیادہ مقبول اور قابل اعتماد مواصلاتی نظام کے طور پر رائج تھا جس کے ذریعے طویل فاصلوں تک تیز ترین پیغام رسانی ممکن ہوئی۔ امریکہ میں باضابطہ طور پر ٹیلی گراف کا نظام 2006ء میں متروک کر دیا گیا جبکہ بھارت میں BSNL کے زیر انتظام ٹیلی گراف سروس 2013ء میں اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس طرح بھارت دنیا کا آخری ملک بنا جہاں ٹیلی گراف سروس ختم کی گئی۔

RADIO

ریڈیو لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں روشنی کی لہر۔ 1864ء میں جیمس کلارک نے الیکٹرو میگنیٹک لہروں کے خلاء میں سفر کر سکنے کا نظریہ پیش کیا۔ جیمس کلارک سے پہلے اور بعد میں کئی سائنسدان الیکٹرو میگنیٹک لہروں کے وجود کے تو قائل تھے لیکن عملاً انہیں دریافت نہیں کیا گیا تھا۔ تاوقتیکہ کہ 1886ء میں ہنرک ہرٹز نے ان لہروں کا پتہ لگانے میں کامیابی حاصل کی۔ 1888ء میں الیکٹرو میگنیٹک لہروں کا پتہ لگانے اور انہیں پیدا کرنے کا عملی مظاہرہ کیا جنہیں آج ہم ریڈیو ویو کے نام سے جانتے ہیں۔ 1894ء میں جگدیش چندر رانے گن پاؤڈر کو شعلہ دکھا کر مائکرو ویو کی مدد سے کچھ فاصلہ پر موجود گھنٹی کو بجانے کا کامیاب تجربہ کر کے ٹیلی مواصلات کے میدان میں انقلاب کا نقارہ بجا دیا۔ اسی دور میں اٹلی کے سائنسدان گلیمو مارکونی نے ایک ایسی برقی گھنٹی بنائی جسے ایک ٹرانسمیٹر کی مدد سے بجایا جا سکتا تھا۔ یہی وہ تجربہ تھا جس نے مواصلات کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ یہ ابتداء تھی آج کے جدید وائرلیس کمیونیکیشن کی جس پر قریب قریب ہر طرح کے مواصلاتی نظام کا دارو مدار ہے۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں ریڈیو ویو کے ذریعے پیغام رسانی کے کامیاب تجربات ہو چکے تھے۔ یہ پیغام صرف لہروں پر ہی مشتمل ہوتے تھے البتہ آواز اور موسیقی طویل فاصلہ تک بھیجنے میں جزوی کامیابیاں ملی تھیں۔ جنگ عظیم اول میں رابطے کی اشد ضرورت نے ریڈیو کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا جسے نتیجے میں ریڈیو مواصلات نے بہت زیادہ ترقی کی۔ جنگ عظیم اول کے بعد 1920ء میں کمرشل سطح پر ریڈیو کی نشریات کا آغاز ہو چکا تھا۔ رابطے کی ضرورت جنگ عظیم دوئم میں ریڈیو کمیونیکیشن میں اور زیادہ اصلاحات اور ایجادات کا موجب بنی اور زمین سے فضاء اور فضاء سے زمین پر ریڈیو کے ذریعے رابطے ممکن ہوئے۔

TELEPHONE

اب تک فرد سے فرد کے درمیان تیز تیرین رابطے کا ذریعہ ٹیلی گراف ہی تھا۔ 1876ء میں الیگزینڈر گراہم بیل کے ٹیلی فون کی ایجاد نے ٹیلی گراف سے یہ اعزاز واپس لے لیا۔ ابتداء میں ٹیلی فون کی سہولت حاصل کرنے والے کے گھر یا دکان تک علیحدہ تار بچھائی جاتی تھی اور یہ ایک مہنگی سہولت تھی جو اس دور میں صرف امراء تک ہی محدود تھی۔ ہر گھر کا فون کنیکشن ایکسچینج سے منسلک ہوتا تھا۔ اور ہر ایکسچینج کو شہر در شہر، ملکوں اور بر اعظموں سے جوڑا جاتا تھا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد ٹیلی فون کے میدان میں بڑی تیزی سے اصلاحات ہوئیں۔ لیکن یہ گویا مواصلات کے سنہرے دور کی ابتداء تھی۔ غاروں میں رہنے والے انسان جو پہاڑوں پر چڑھ کر آگ جلا کر ایک دوسرے کو پیغام پہنچایا کرتے تھے آج 5G کی بدولت تیز ترین رابطوں کو اپنی ہتھیلی پر لیے پھر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ اور ٹیلی مواصلات کے باہم اشتراک نے ہمارے لیے زمین پر الگ ہی دنیا آباد کر دی ہے اور پوری دنیا کے کونے کونے میں بسنے والوں کو آپس میں real time میں جوڑ دیا ہے جس کا چند دہائیاں قبل تصور بھی محال تھا۔

باہمی رابطہ کی اس مختصر انسانی تاریخ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انسان نے اس کے لیے کیا کیا پاپڑ بیلے ہیں اور اسے ماضی میں کن مشکلات کا سامنا رہا ہو گا۔ لیکن خدائے علیم وخبیر نے یہ ترقی بھی اپنے پیارے کے ظہور تک اٹھا رکھی تھی۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی زمین و آسمان نے اپنے اپنے سینے کھولے اور یہ زمانہ اسمعوصوت السماء جاء المسیح جاء المسیح کی عملی تصویر بن گیا اور آج عالم احمدیت کا ایک ایک فرد اس بات کا گواہ ہے کہ ہمارے آقا و مطاع کی پیشگوئی کا یہ حصہ بھی اپنی تمام تر شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا۔

رپورٹ: بشارت احمد ملک۔ مبلغ سلسلہ ویسٹرن ایے ریجن

جلسہ ہائے مسیح موعودؑ منعقدہ ویسٹرن اے ریجن، کینیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس دور میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے پیارے مسیح اور امام مہدی کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس بابرکت ذات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ ہر سال مارچ کے مہینہ میں جلسہ ہائے مسیح موعودؑ منعقد کرتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح امسال بھی ویسٹرن اے ریجن کو اپنی جماعتوں میں اس پروگرام کی مناسبت سے جلسہ ہائے مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کل 7 جلسے ہوئے جن میں حاضری 351 رہی۔ ان جلسوں کی تفصیلی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

1۔ شیانڈا

Shiandaجماعت احمدیہ شیانڈا کو اپنا جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 27 مارچ بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد چار تقاریر ہوئیں جن میں مسیح موعودؑ ڈے کی اہمیت، 23 مارچ 1889ء کی تاریخ، حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول اور بطور احمدی ہماری ذمہ داریاں کے عناوین پر روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ کی حاضری 102 رہی جن میں 2 مہمان بھی شامل تھے۔

2۔ ایلوامینی

Elwaminyiایلوامینی جماعت میں بھی جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 27 مارچ بروز اتوار کو سہ پہر 3 بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ مجید اور ترانہ کے بعد دو تقاریر ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ قبل از دعویٰ اور دعوت الی اللہ کی اہمیت کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ کی حاضری 43 رہی۔

3۔ بوہورو

Buhuruبوہورو جماعت کو اپنا جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 26 مارچ بروز ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد احبابِ جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کی عباداتِ الٰہی کو بیان کر کے بطور احمدی اللہ تعالیٰ سے پختہ اور زندہ تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس پروگرام میں 38 احباب شامل ہوئے۔

4۔ شتاؤ، کا کامیگا

Shitao Kakamegaشتاؤ، کا کامیگا جماعت میں جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 25 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ جمعہ منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن اور جماعت احمدیہ کی ترقی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وابستہ ہے کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 33 رہی۔

5۔ سنوکو

Sinokoسنوکو جماعت احمدیہ سینوکو میں بھی جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 25 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ جمعہ منعقد ہوا۔ تلاوت وقصیدہ کے بعد دس شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ اس پروگرام میں 37 احباب شامل ہوئے۔

6۔ ایشیبمبی

Eshibimbiایشیبمبی جماعت میں جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 26 مارچ بروز ہفتہ منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا مشن اور حضرت مسیح موعودؑ کا عشق الٰہی کے عناوین پر دو تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 26 رہی۔

7۔ شیبنگا

Shibinga شیبنگا جماعت میں جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ 30 مارچ بروز بدھ کو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ مجید اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے روحانی انقلاب کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ میں 72 احباب شامل ہوئے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے مثبت نتائج نکالے اور سب احباب کے ایمان و ایقان میں اضافہ کا باعث بنائے اور دوسروں کو بھی جلد اس عافیت کے حصار میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خط

امتحانات ایک کلاس سے اگلی کلاس میں جانے کے لیے ہوتے ہیں

مکرم شاہ زیب رانا۔ لیسٹر، یوکے سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے جماعت احمدیہ جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ خاکسار گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور اسی وجہ سے اس سال عید الفطر کی نماز بھی مسجد میں ادا نہیں کر سکا۔ بہت سے دوستوں کے فون آئے اور بہت سے دوست گھر پر ملنے کے لیے آئے، لیکن پھر ایسا ہوا کہ جو آپ صرف مذہبی راہنماؤں کی طرف سے بیانات یا تقاریر میں سنتے ہیں لیکن اس کا عملی مظاہرہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا اور یہ بات میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا عملی مظاہرہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہوا یہ کہ ہمارے صدر صاحب جو کہ ایک افریقی ہیں، (یہاں میں نے افریقہ کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ آپ کو پتہ چلے کہ جماعت احمدیہ میں رنگ و نسل سے بڑھ کر صرف محبت اور بھائی چارے کا رشتہ ہے) عید کی نماز کے بعد گھر تشریف لائے اور سب جماعت کی طرف سے مجھے عید کی مبارکباد پیش کی، پھر کہنے لگے کہ آپ اس سال خرابی صحت کی وجہ سے مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں آ سکے، ہم لوگ آپ کو بہت مس کر رہے تھے، میں جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کے لیے عید کارڈ اور کچھ عیدی لے کر آیا ہوں، (صدر صاحب کے بقول یہ کچھ عیدی، اتنی زیادہ تھی الحمدللہ کے میرے آدھے مہینے کا راشن آرام سے آ سکتا ہے) کچھ دیر بات کی، دعائیں دیں، چونکہ انہوں نے اور بھی کچھ گھروں میں جانا تھا اس لیے اجازت طلب کر کے رخصت ہو گئے اور جاتے ہوئے اتنی خوبصورت اور گہری بات کر کے گئے کہ اس کا اثر اب تک مجھ پر ہے۔ صدر صاحب نے کہا کہ امتحانات اس لیے ہوتے ہیں کہ آپ ایک کلاس کو پاس کر کے اگلی کلاس میں جائیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی امتحانات میں ڈالتا ہے تا کہ آپ کے روحانی درجے کو بلند کرے اور آپ امتحانات میں پاس ہو کر روحانیت کو بڑھاتے چلے جائیں، بظاہر یہ بہت چھوٹی بات ہے لیکن بہت زیادہ گہری ہے، کبھی اپنے لئے وقت نکال کر سنجیدگی سے اس جملے پر غور کریے گا۔ اس وقت روئے زمین پر تمام مذاہب میں صرف اور صرف اسلام احمدیت وہ واحد مذہبی جماعت ہے جو عملی طرز زندگی کو فروغ دیتی ہے، باتیں تو سب لوگ کرتے ہیں، لیکن عمل کوئی نہیں کرتا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

جو لوگ احمدی مسلمان ہیں ان کو دن میں کم از کم ایک ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ بد رسومات اور بدعات، رمضان میں ناچ گانے، چاند رات پر ہلڑ بازی، نفرت، شدت پسندی، مذہبی، سیاسی و معاشی بحران کے بجائے الحمدللہ ثم الحمدللہ ایک خلیفہ وقت کی اطاعت کرتے ہوئے ایک ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی توفیق پا رہے ہیں، اس سب میں ہمارا کوئی کمال نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے ہمیں اپنے چنے ہوئے لوگوں میں شمار کیا ہے۔ اور جو لوگ احمدی نہیں ہیں ان کو چاہئے کہ سنجیدگی سے اس بات کی تحقیق کریں کہ آج اس روئے زمین پر وہ کونسی واحد جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طرز زندگی پر عمل پیرا ہے۔ جواب آپ کو خود مل جائے گا۔

تمام قارئین سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ایڈیٹر

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ارشد محمود۔یونان

جلسہ یوم مسیح موعودؑ جماعت احمدیہ یونان

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(درثمین صفحہ 160)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ یونان کو مورخہ 20/ مارچ 2022ء بعد از نماز ظہر وعصر بوقت ڈیڑھ بجے ایتھنز مشن ہاؤس میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس جلسہ کے لئے مکرم مولانا راجہ برہان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کی منظوری بطور مرکزی مقرر عنایت فرمائی۔

جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مورخہ 27/ فروری 2022ء کو ایک میٹنگ مکرم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مربی سلسلہ کی صدارت میں ہوئی جس میں مختلف احباب کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ جلسہ سے پہلے سب احباب جو یونان کے مختلف شہروں میں مقیم ہیں کو انفرادی طور پر بذریعہ ٹیلی فون اور گروپ میں میں مسیج کر کے اطلاع کی گئی۔ جو احباب ایتھنز یا گردو نواح میں رہتے ہیں وہ مشن ہاؤس تشریف لے آئے لیکن جو احباب دوسرے شہروں میں مقیم ہیں وہ بذریعہ زوم اور واٹس ایپ جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا راجہ برہان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ جلسہ کا آغاز جماعتی روایت کے مطابق تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم میں مکرم عقیل احمد بھٹی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یونان نے سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 1 تا 5 پیش کیں اور ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔

حدیث نبوی مکرم راحیل احمد گھمن صاحب نے پیش کی۔ اقتباس از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو میں مکرم ادریس احمد کاہلوں صاحب اور انگریزی میں مکرم شمس الدین ادریس صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر یونانی زبان میں تھی جو مکرم مبارک احمد بشیر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ یونان نے بعنوان ’’صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائبل‘‘ پیش کی۔ دوسری تقریر بعنوان ’’صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن‘‘ جو مکرم مشتاق احمد صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ یونان نے کی۔ پہلی نظم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’حمد و ثناء اسی کو‘‘ مکرم داؤد احمد جنجوعہ صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد تیسری تقریر انگریزی زبان میں مکرم عطاء النصیر صاحب نیشنل صدر و مربی سلسلہ یونان نے بعنوان ’’صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن و بائبل‘‘ کی۔ دوسری نظم کلام حضرت مسیح موعودؑ کے چند اشعار مکرم خرم مبارک احمد صاحب نے ’’نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا‘‘ پیش کئے۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریر مہمان خصوصی مکرم مولانا راجہ برہان احمد صاحب نے بعنوان ’’صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ پیش کی اور اختتامی دعا بھی کروائی۔ دعا کے بعد مسجد میں حاضرین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ میں ایتھنز کے علاوہ آسپرو پرگوس، تھیوا، کاتیرینی، یانا، تھیسالونیکی، سکیرو، آملیادا وغیرہ شہروں کے احباب آن لائن جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں حاضر احباب کی تعداد 20 رہی جبکہ آن لائن 24 احباب نے جلسہ سے استفادہ فرمایا اس طرح کل حاضری 44 رہی۔ الحمد للہ علی ذالك۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے فیضان سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیز اسے یونان کے ہر اک کونے میں پھیلانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

ظلمت کی قسمیں

’’ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے۔ پھر رسومات، عادات، عدم و استقلال کی ظلمت ہوتی ہے۔جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس قدر قرب حاصل ہوتا اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔‘‘

(خطباتِ نور ایڈیشن چہارم صفحہ 130)

مرسلہ: بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

13 مئی 2022ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:20	18:51
مدینہ منورہ	04:13	18:57
قادیان	04:01	19:17
ربوہ	03:41	18:57
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:46	20:44

فقہی کارنر

شادی کے موقع پر لڑکی کی رائے کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا:

اگر لڑکی چاہتی ہے کہ اس کا نکاح توڑ دیا جاوے تو.... اس قدر جھگڑے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ابھی دونوں آپس میں ملے نہ تھے۔ اس وقت اگر باہمی تنازع پیدا ہوگیا تھا تو ان کو خوشی سے اس نکاح کو توڑ دینا چاہئے تھا کیونکہ ایسا نکاح درحقیقت ایک رنگ منگنی کا رکھتا ہے اور یہی فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مجھے زبانی پہنچا ہے۔

(فرمودہ مصلح موعود دربارہ فقہی مسائل صفحہ 191-192)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)